جلد ۳۴ | ۱۶ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۶ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۱۶ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۵ ماہ وفا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت ہے الحمدللہ

مولوی عبدالکریم صاحب شرما واقف زندگی کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

...ان ہند بہت بڑے خطرہ میں

...ے غافل رکھنے والوں کا افسوسناک طرزِ عمل

(از ایڈیٹر)

دل کی بات صفائی کے ساتھ کہنے والے ہندو نہ صرف زبان سے کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ

"مسلمان ہندوستان میں اسی طرح اجنبی اور پردیسی ہیں جس طرح آج انگریز ہندوستان میں اجنبی اور بدیشی ہیں۔ اور وقت کا سوال یہ نہیں ہے۔ کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ جس طرح انگریز ہندوستان سے واپس جا رہے ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی ہندوستان سے تشریف لے جائیں" (تقریر ڈاکٹر مونجے مندرجہ ہندی روزنامہ نو بھارت ۲۸ جون ۱۹۴۶ء)

بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش بھی کر رہے ہیں چنانچہ ایک طرف تو ہندو سیاسی لیڈر کوشاں ہیں کہ آئندہ نظام حکومت میں مسلمانوں کا کوئی دخل باقی نہ رہے۔ بلکہ ہندو اکثریت کے چنگل میں اس طرح پھنس جائیں کہ ذرا بھی حرکت نہ کر سکیں۔ اور دوسری طرف ان کے مذہبی کارکن اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ جاہل اور ناواقف مسلمانوں کو مرتد کر کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں۔

یہ دونوں باتیں ایسی واضح ہیں کہ کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہیں۔ سابقہ حالات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو وزارتی کمیشن کی آمد پر مسلمانوں کے ساتھ جو کھیل کھیلا گیا ہے۔ وہ ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سیاسی طور پر مسلمانوں کو کس بیکسی کی حالت میں ڈال دینے کے لئے کیسی خطرناک چالیں چلی جا رہی ہیں۔ ادھر ہندوؤں کے پرچارکوں اور دوسرے لوگوں کی سرگرمیوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آریوں کے ایک معمولی سے ادارہ نے جس کا نام "دیانند سالویشن مشن" ہے۔ اور جس کا صدر مقام ہوشیارپور ہے تیرہ سال کے عرصہ میں ۶۲۸۱۰ مردوں اور عورتوں کو مرتد کر کے "ہندو دھرم میں پرویش" کیا ہے۔ یہ تعداد دسمبر ۱۹۴۵ء تک کی ہے۔ جنوری ۱۹۴۶ء سے جون ۱۹۴۶ء تک تقریباً دو ہزار اور آدمی شدھ کیے گئے ہیں۔ ان کو شامل کرنے تعداد ۶۵ ہزار ہو جاتی ہے۔

۳۰ جون کے اخبار "آریہ گزٹ" نے یہ شمار و اعداد پیش کرنے کے بعد لکھا،

"یہ کام تسلی بخش نہیں۔ پانچ ہزار آدمی سالانہ کا ہندو دھرم میں پرویش بہت قلیل ہے"

مشن مذکور نے اس عرصہ میں ۱۷۹۶ لڑکیوں اور عورتوں کو گھریلو زندگی کی تلخیوں کے برداشت کرنے کے لئے مجبور کیا۔ ایک سو کے قریب گزشتہ چھ ماہ میں اغوا کے کیسوں کو برآمد کیا۔ دو ہزار ہندو لڑکیوں کو غیروں کے پنجے سے چھڑایا اور ان سب کاموں کے لئے ایک لاکھ ۲۸ ہزار روپیہ خرچ کیا۔

یہ تمام ہندوستان میں پھیلی ہوئی کثیر التعداد نہایت مالدار اور بے حد اثر و رسوخ رکھنے والی ہندو جاتی کے صرف ایک معمولی سے مشن کی کارگزاری ہے۔ اس طول طویل ملک میں ہندوؤں کے اور کئی ایک مشن انہی مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں اور بے شمار روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں سے پوچھا جائے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کیا اسلام سے مرتد ہونے والے مردوں اور عورتوں کو بچانے کے لئے ان کے ہاں کوئی انتظام ہے۔ کیا اغوا کی جانے والی عورتوں کی حفاظت کی کوئی صورت ہے، کیا مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کا کوئی طریق ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اس وقت کتنے بڑے خطرہ میں گھرے ہوئے ہیں اور یہ خوفناک اژدہا کس سرعت کے ساتھ انکو ہڑپ کرتا جا رہا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے اور مسلمانوں کی حالت اس درجہ نازک ہو چکی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک یہ کہکر تسلی پا رہے ہیں کہ ہنوز دلی دور است یہی نہیں بلکہ انکے لیڈر اور معبر تو یہاں تک کہہ رہے ہیں "جس قوم نے ہندوستان کو ہندوستان بنایا۔ نئی زبان نیا طرز تعمیر نئی سیاست دی۔ ہندوستان کو ایک ہزار سال سے اپنا وطن بنایا۔ ہندوستان کے معاشرتی نظام میں وہ بنیادی انقلاب پیدا کیا جنہے برہمنیت کی مضبوط دیواریں ہلا دیں۔ جسنے ۱۸۵۷ء میں آزادی وطن کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور جس نے آج تک انگریز کی امپیریل اغراض کے آگے سر نہیں جھکایا وہ ہندوستان سے چلا جائیگا ہرگز نہیں مسلمان ایک ایسا سیلاب ہے جو صرف آتا ہے صرف چڑھتا ہے گھٹتا نہیں بیٹھتا نہیں۔ اور ڈاکٹر مونجے اگر یہ حقیقت جانتے ہوں تو انہیں یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ہندوستان ہی نہیں سارا عالم ہی مسلمان کا وطن ہے" (زمزم ۱۱ جولائی) کیا ہی معقول اور کس قدر جواب ہے مگر ایک بے عمل بے ہمت اور بے غیرت قوم جو دست و پا توڑ کر بیٹھ گئی ہو جسکی قوت عمل مفقود ہو چکی ہو جو ہاتھ پاؤں ہلانا دو بھر سمجھتی ہو۔ وہ سوائے اس قسم کی لفاظی کے اور کر بھی کیا سکتی ہے۔ مگر یہ لفاظی بھی کس قدر معقولیت سے دور اور واقعات عالم کے خلاف ہے عروج اسلام کے زمانہ میں مسلمان کہاں کہاں نہیں پہنچے۔ اور معلومہ دنیا کے کس قابل ذکر ملک میں انہوں نے اسلام کا جھنڈا نہیں لہرایا۔ مگر آج انکی کیا حالت ہے۔ ان ممالک میں انکا نام و نشان بھی باقی نہیں رہ گیا۔ اگر مسلمان ایک ایسا سیلاب ہے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) عبد الرحمٰن صاحب ناصر ابن بابو عزیز الدین صاحب مرحوم بعض دوسرے رشتہ داروں کے ہمراہ بغرض تعلیم لنڈن جا رہے ہیں۔ کامیاب واپسی کے لئے دعا کے خواہاں ہیں۔ (۲) پیر محمد صاحب ساکن مدرسہ چٹھہ کے وال صاحب بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ (۳) جمعدار محمد شریف صاحب چٹاگانگ میں سخت بیمار ہیں۔ (۴) محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل کے بہنوئی رائے پور سی۔ پی میں بیمار ہیں۔ (۵) حکیم محمد یونس صاحب وینگلوالہ بیمار ہیں۔ (۶) شیخ عبد الغفور صاحب روحجانوی کراچی عہدہ میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۷) شیخ نور حسین صاحب جھنگ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ (۸) عبد الحق صاحب ٹیلر گوجرانوالہ کاروبار میں کامیابی اور صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۹) مخدوم نذیر احمد صاحب منٹگمری اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) شیخ محمد بشیر صاحب انبالوی کے ہاں ۱۴ جون کو لڑکا پیدا ہوا (۲) غلام نادر صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ لنگیری کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ (۳) ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب کے عزیز کے ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب انچارج ریلوے ہسپتال کوہاٹ کے ہاں عرصہ دراز کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوسف احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت میری اکلوتی بیٹی ذاب بیگم صاحبہ ۲۶ جون کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئی۔ مرحومہ نے دو کمسن لڑکیاں چھوڑی ہیں دعائے مغفرت فرمائیں۔ (ملک) ہدایت اللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب

اعانت الفضل محترمہ بیگم صاحبہ جناب فقیر محمد صاحب مرحوم ایگزیکٹو انجینئرنگ چارسدہ ضلع پشاور نے مبلغ بیس روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ موصوفہ نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ آپ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) مکرم جناب میجر شمیم احمد صاحب نئی دہلی سے تحریر فرماتے ہیں۔ اس ماہ پچیس روپے الفضل کے خطبہ نمبر کے لئے روانہ کر دیئے ہیں۔ میری طرف سے خطبہ نمبر کہیں مناسب جگہ جاری کرا دیں۔ یہ تبلیغ کا نہایت ہی مؤثر ذریعہ ہے۔

ایک احمدی خاتون کی کامیابی ڈاکٹر محمودہ اختر صاحبہ (بنت سردار عبد الرحمٰن صاحب بی اے) ایم بی بی ایس کے فائنل یونیورسٹی امتحان میں اول نمبر پر پاس ہوئی ہیں۔

ضروری اعلان میں حال ہی میں سی ایم ایچ وانا سے تبدیل ہو کر یہاں آیا ہوں۔ مگر مجھے یہاں کسی احمدی کا پتہ معلوم نہیں ہے۔ جو احمدی دوست یہاں موجود ہوں یا آئندہ کسی جگہ سے آئیں وہ خاکسار کو دیئے پتہ سے مطلع کریں

حوالدار کلرک ملک علی اکبر ۸۷ ڈسٹرکٹ لیبارٹری رڑکی

شکریہ احباب میری بڑی لڑکی عزیزی ممتازہ جو پچھلے دنوں سخت بیمار ہو گئی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعا سے کلی طور پر صحتیاب ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں ان تمام بزرگوں۔ عزیزوں اور دوستوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اسکی پریشان کن بیماری میں ہمیں تسلی کے خطوط لکھے۔ اور دعاؤں سے امداد فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار ڈاکٹر محمد منیر امرتسر

دعائے نعم البدل میر عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات کی بارہ سالہ لڑکی دریائے جہلم کے کنارے اپنی دو ساتھی لڑکیوں کو بچاتے ہوئے ڈوب گئی۔ یہ معصوم مگر دلیر لڑکی ایک ساتھی ۴

پیغام عاصم

(از جناب سید عبد المجید صاحب عاصم۔ کپورتھلہ)

کیوں کہتے ہو کہ جوہر قابل نہیں رہا
کیوں کہتے ہو کہ بندۂ کامل نہیں رہا

کیوں اعتقادِ ختمِ نزولِ ملائکہ
کیوں اب طریقِ رسل رسائل نہیں رہا

کہتے ہو کیوں کہ بند ہوئی ہم کلامیاں
کیا اب خدا کلام کے قابل نہیں رہا؟

کہتے ہو کیوں کہ ہے یہ گلستاں خزاں زدا
کہتے ہو کیوں کہ شورِ عنادل نہیں رہا

کہتے ہو کیوں کہ ختم ہوئی داستانِ عشق
کیا سوزِ عشق کا کوئی حامل نہیں رہا

خالق وہی ہے اور ہے مخلوق بھی وہی
دونوں کو جو کہ دیکھ سکے دل نہیں رہا

جس کو ملا ہو ظلِ محمد تو پھر کوئی
خوش قسمتی میں اس کا مقابل نہیں رہا

اور ساتھ ہی بروزِ خدا بھی ہے اب حجاب
معبود و عبد میں کوئی حائل نہیں رہا۔

اسکی نگہ سے کٹ گئیں بیماریاں سبھی
دل پائے بندِ طوق و سلاسل نہیں رہا

محبوب وہ ملا جو خدا کا حبیب ہے
دل اب کسی کے حسن کا قائل نہیں رہا

ہم بحرِ احدیت میں ہیں جب سے غوطہ زن
دل میں خیالِ منزل و ساحل نہیں رہا

وہ کیا ملے کہ گوہرِ مقصودِ دل گیا
اب دل اسیرِ دعویٰ باطل نہیں رہا

جس ہاتھ پر ہے ہاتھ خدا کا وہ ہے یہی
دیکھے وہ جو خدا کا بھی قائل نہیں رہا

تسلیم کیجئے ہے اسی میں سلامتی
اب وقت پیش و پس کا بھی غافل نہیں رہا

کہتا ہوں میں بھلے کی تمہارے بھلے میں ہوں
کیوں اعتبار مجھ پر مرے دل نہیں رہا

شکر و رضا و قربِ خدا نفسِ مطمئن
کیا کیا ملے گا اور تمہیں کیا مل نہیں رہا

ہے ابتدا اسی کی ایک اچھی ابتدا
جو دل مآلِ کار سے غافل نہیں رہا

خالق کو جس نے پایا نہیں اس جہان میں
مخلوق سے وہ انس کے قابل نہیں رہا

عاصم سے شکوہ حضرت ملا کو ہے عبث
اب ان کی صحبتوں کے وہ قابل نہیں رہا

تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

رمضان کے مبارک ایام میں تعلیم القرآن کلاس کا دوبارہ اجراء کیا جا رہا ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ ارضِ محترم میں کثرت کے ساتھ تشریف لا کر ایک طرف اس پاک بستی کے انوار و فیوض سے متمتع ہوں۔ اور دوسری جانب نہ صرف رمضان کے انعامات و برکات سے بہرہ اندوز ہوں۔ بلکہ قرآن کریم کی تعلیم کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ افضال الٰہی کے وارث بنیں۔ دنیاوی معروفیات کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ مگر قرآن پڑھنے کے مواقع بہت کم ملتے ہیں۔ پس ان قیمتی اوقات کو غنیمت سمجھیں۔ (صدر تعلیم القرآن کمیٹی)

---

۴ لڑکی کو دریا سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن جب دوسری کو نکالنے لگی۔ تو خود بھی ڈوب گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا نعم البدل کی جائے۔ خاکسار ایم۔ اے صادق از سرائے عالمگیر۔

تقرر عہدہ دار آئندہ کے لئے میاں بشیر احمد صاحب کو جماعت احمدیہ بٹوں کا آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

تلاش میاں فضل الٰہی صاحب درزی کا لڑکا کرم الٰہی ایک شخص کے کہنے پر براستہ جموں کشمیر چلا گیا ہے۔ لیکن اس کے پاس نہ خرچ ہے۔ اور نہ واقف رفتار وابستہ جنگلات کا ہے۔ جس احمدی کو ملے۔ اس کو واپس کر دے۔ یا روک کر مجھے اطلاع دے۔ خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ۔

برطانوی مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں اور یوروپین کی کشمکش

یوروپین آباد کاروں کا نہایت افسوسناک رویہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

برطانوی مشرقی افریقہ کی طرز حکومت

برطانوی مشرقی افریقہ میں کینیا کالونی یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے تین علاقے شامل ہیں۔ ان ہر سہ علاقوں کا الگ الگ گورنر ہے۔ جو براہ راست سیکرٹری آف سٹیٹ برائے نو آبادیات کے سامنے ذمہ دار ہے۔ ہر ایک گورنر کی ایگزیکٹو کونسل ہے۔ اور اسی طرح ہر ایک علاقہ کی لیجسلیٹو کونسل بھی الگ ہے۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں سرکاری نمائندوں کے علاوہ غیر سرکاری نمائندوں کا تقرر نامزدگی سے ہوتا ہے لیکن کینیا کالونی میں یورپین و انڈین نمائندے بذریعہ انتخاب لئے جاتے ہیں لیکن افریقن نمائندوں کی تقرری کینیا میں بھی بذریعہ نامزدگی ہوتی ہے۔

یونین بنانے کی تجویز

جغرافیائی لحاظ سے ان ہر سہ علاقوں کی پوزیشن دیکھی جائے۔ تو دراصل یہ ایک مشترکہ مفاد کے مدنظر ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حالت کے پیش نظر ایک لمبے عرصہ سے اس بات کی کوشش بالخصوص یورپین آباد کاروں کی طرف سے اور تجارتی مجالس کی طرف سے کی جارہی ہے۔ کہ ان تینوں علاقوں کو آپس میں ملا کر ایک نظام حکومت کے ماتحت لاکر یونین آف ایسٹ افریقہ بنادی جائے۔ اس مقصد کے لئے کینیا کالونی کے یورپین آباد کاروں نے نہ صرف مقامی طور پر بلکہ انگلستان میں پبلک اور سرکاری تعاون حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔

گورنرز کانفرنس

حکومت نے بعض مشترکہ باتوں کے پیش نظر گذشتہ کئی سال سے "گورنرز کانفرنس" بنا رکھی ہے۔ جس میں ہر سہ علاقوں کے گورنروں کے علاوہ زنجبار کا برٹش ریذیڈنٹ بھی شامل ہوتا ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں سے مستقل طور پر کینیا کا گورنر اس کانفرنس کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ گورنرز کانفرنس کے ماتحت ایک سیکرٹریٹ ہے۔ جس کا الگ چیف سیکرٹری ہے۔ لیکن اس کانفرنس کو نہ قانون بنانے اور نہ ہی قانون جاری کرنے کا کوئی اختیار ہے۔ بلکہ جب گورنر کو ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ وہ کوئی خاص قانون اپنے علاقہ میں جاری کرے۔ وہ اس وجہ سے کہ اس کا باقی علاقوں پر بھی اثر پڑے گا مشورہ کر لیتا ہے۔ اور پھر اپنی ایگزیکٹو یا لیجسلیٹو کونسل میں پیش کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ "گورنرز کانفرنس" کے فیصلے پبلک کی رائے اور مشورہ سے نہیں ہوتے اور بسا اوقات اس کانفرنس کے فیصلے ایسے ہوتے ہیں کہ پبلک اور عوام کو ان سے کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہیں ہوتی اور عوام اس کی مخالفت پر تل جاتے ہیں۔ اور پھر بہت بڑا نقص اس کانفرنس کی ترکیب میں یہ ہے کہ ماہرین کی رائے اور تائید بھی اسے حاصل نہیں ہوتی۔

سیاسی طور پر الحاق اور اس کی مخالفت

ان نقائص کو کالونیل آفس بھی ایک مدت سے دیکھ رہا تھا۔ اور پبلک بھی محسوس کر رہی تھی۔ اور ایک مدت سے اندر ہی اندر حکومت کی مشینری تینوں علاقوں کے مشترکہ مفاد اور مقاصد باشندوں کی بہتر رنگ میں ترقی کے لئے کوئی سکیم سوچ رہی تھی۔ سیاسی طور پر تینوں علاقوں کا الحاق جس کے لئے یورپین آباد کار خاص طور پر زور دے رہے تھے۔ اور بالخصوص کینیا کے آباد کار [illegible] سیاسی الحاق سے یورپین آباد کار نمایاں غلبہ اور غیر معمولی حصہ نظام حکومت میں لے سکیں گے۔ اور اس طرح سے افریقن و انڈین ان کے رحم پر رہ جائیں گے۔ اور کونسلوں میں یورپین نمائندوں کی اکثریت کے زور سے وہ ایسے قوانین بنا سکیں گے۔ کہ ہر سہ علاقوں میں وہ جنوبی افریقہ والا رنگ پیدا کر کے باقی اقوام کا قافیہ آسانی سے تنگ کر سکیں گے۔ لیکن تینوں علاقوں کے سیاسی الحاق میں بعض ایسی بنیادی مشکلات حکومت کے در پیش ہیں کہ حکومت برطانیہ نے قرطاس ابیض ۱۹۱ء میں جو حال میں شائع کیا ہے۔ صاف لفظوں میں اس بات کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ مقامی باشندوں اور پبلک کی رائے اس الحاق کے خلاف ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر سہ علاقوں کی سیاسی پوزیشن میں قدرے اختلاف ہے۔ کینیا کا علاقہ کالونی ہے۔ لیکن یوگنڈا کا علاقہ حکومت برطانیہ کے زیر انتداب ہے۔ اسی طرح ٹانگانیکا کا علاقہ جنگ عظیم سے قبل جرمنی کا علاقہ تھا۔ بعد میں یہ علاقہ بغرض نظام حکومت برطانیہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور Mandate کہلاتا ہے۔ اور اب اس کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ علاقہ ٹرسٹی کونسل کے ماتحت کر دیا جائے۔ گو انتظام کے لئے حکومت برطانیہ ہی اسے اپنے پاس رکھے گی۔ اس لئے ان تینوں کا ایک ہی علاقہ بنا دینا کئی سیاسی پیچیدگیوں کا باعث ہو سکتا ہے۔

ہندوستانیوں کی مخالفت کی وجہ

پھر ٹانگانیکا اور دوسرے ہر دو علاقوں کے ہندوستانی اس بات کے سخت مخالف ہیں علی الخصوص یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے ہندوستانی باشندے "سیاسی الحاق" کے خلاف ایک عرصہ سے شور مچا رہے ہیں نسبتاً جو آزادی ٹانگانیکا میں اور یوگنڈا میں ہندوستانیوں کو ہے سیاسی الحاق کی صورت میں اس کا چھٹ جانا لازمی ہوگا۔ اندریں حالات اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ اور دوران جنگ میں بعض مشترکہ امور کے پیش نظر جو انتظامی مشینری مقرر کی گئی تھی اس کے فوائد اور مشکلات کا کافی اندازہ ہو گیا ہے۔

قرطاس ابیض ۱۹۱ء

حکومت نے بیک وقت انگلستان اور مشرقی افریقہ کے ممالک میں ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو ایک قرطاس ابیض ۱۹۱ء بغرض بحث وتمحیص اور ہر سہ علاقوں کے باشندوں کی تنقید و رائے معلوم کرنے کے لئے شائع کیا۔ یہ قرطاس پارلیمنٹ کی منظوری سے چونکہ شائع نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس قرطاس کو غیر پارلیمانی قرطاس کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس قرطاس میں جو کچھ لکھا ہے اس پر اس وقت تک جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں مختلف رنگوں میں بحث کی جارہی ہے۔ اور مشرقی افریقہ کی پبلک اور پریس کے لئے اس وقت یہ ایک اہم موضوع ہے۔ افریقہ کے انڈین اور یورپین ہر سہ اقوام نے جو اس قرطاس پر تنقید کی ہے۔ اس کا ذکر کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختصر طور پر یہ بیان کیا جائے۔ کہ حکومت برطانیہ کے کولونیل آفس نے اس قرطاس میں کیا لکھا ہے۔

سب سے اول حکومت نے یہ بات کھلے الفاظ میں لکھی ہے۔ کہ ہر سہ علاقوں کا سیاسی الحاق بحالات موجودہ ممکن نہیں۔ کینیا کے گورنر سر فلپ مچل نے کہا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک بالا رلیمنٹری طریق حکومت ان علاقوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ موجودہ صورت میں "گورنرز کانفرنس" کی جو تشکیل ہے وہ ناقص ہے نہ اسے پبلک کی طاقت حاصل ہے اور نہ ہی اسے کوئی ایسے اختیارات حاصل ہیں کہ از خود کوئی قانون جاری و ساری کر سکے۔ مشترکہ مفاد کے پیش نظر قانون بنانا یا جاری کرنا ہو تو علاقہ کی ایگزیکٹو اور کونسل گورنر کی منظوری سے بناتی ہے اور پھر ان کونسلوں میں ایسی ترمیمیں ہو جاتی ہیں۔ جو گورنرز کانفرنس کے منشاء کے مطابق نہیں ہوتیں اور قانون کا جو مقصد ہوتا ہے۔ ان ترمیموں سے پورا نہیں ہو سکتا۔ نئے نظام میں جو زیر تجویز ہے۔ ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ایک مشترکہ سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے قیام کی تجویز کی گئی ہے

یہ اسمبلی اپنے ساتھ ایک ایگزیکٹو یعنی مجلس عاملہ بھی رکھیگی۔ اور ان کے اوپر "ایسٹ افریقن ہائی کمشن" ہوگا۔ اس "ہائی کمشن" میں کینیا۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے گورنر ممبر ہوں گے۔

حکومت برطانیہ نے اس قرطاس میں اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ آخری ذمہ واری ملک معظم کی حکومت کی ہوگی۔ جو ان علاقوں کے باشندوں کی بہتری کا خیال رکھے گی۔ یعنی ان تجاویز کا ہرگز ہرگز یہ مقصد نہیں۔ کہ حکومت خود مختار ہونے جا رہی ہے۔ بلکہ ملک معظم کی حکومت باشندوں کے لئے بطور ٹرسٹی ہوگی۔ اور یہ کہ ہرسہ علاقوں کی حکومت کی ذمہ داری پارلیمنٹ پر ہوگی نہ کہ کسی ایک خاص علاقہ کی قوم یا قوموں پر۔ اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے نوآبادیات کو اس بات کا اختیار ہوگا۔ کہ کوئی ایسا قانون جس سے ملکی باشندوں یا کسی خاص قوم کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ یا نئے نظام کی وجہ سے کوئی مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ اسے اپنے خاص اختیارات سے کالعدم کر سکتا ہے۔ ان مشترکہ تجاویز کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ ہرسہ علاقوں کی الگ الگ حکومتوں میں کوئی خلل یا ان کے اختیارات میں کوئی دخل اندازی کی جائے۔ اور نہ ہی ان تجاویز کا یہ مقصد ہے۔ کہ ہرسہ علاقوں کا سیاسی الحاق کیا جائے۔

اس قرطاس ابیض میں تین امور کی کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے۔ اول ہائی کمشن دوم ایگزیکٹو اور سوم سنٹرل اسمبلی۔

ہائی کمیشن

ہائی کمشن میں تینوں گورنر شامل ہونگے۔ اور مشترکہ امور کے متعلق یہ کمشن غور و خوض کریگا۔ اور ہر ایک گورنر غور و خوض سے قبل اپنے علاقہ کی رائے اور مشورہ سے واقف ہوگا۔ یہ کمشن سیکرٹری آف سٹیٹ کا نمائندہ ہوگا۔ اور ان مشترکہ امور کی قبل از وقت وضاحت و تعیین کر دی جائیگی۔ کینیا کالونی کا گورنر مستقل طور پر اس کمشن کا چیرمین ہوگا۔ اور جبکہ کمشن کا اجلاس نہ ہوگا۔ کینیا کا گورنر چیرمین کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرتا رہے گا۔ اپنی کارروائی اور فیصلوں سے دیگر گورنروں کو آگاہ رکھیگا

مجوزہ سنٹرل اسمبلی کے اختیارات میں یہ بات ہوگی۔ کہ وہ ان مشترکہ امور کے لئے جن کی تعیین کر دی جائیگی۔ قوانین بنائے لیکن ہر ایک بل کی منظوری ہائی کمشن سے اسکی اشاعت سے قبل لینی ضروری ہوگی۔

سنٹرل اسمبلی

اسمبلی کے نمائندوں کی ترکیب حسب ذیل ہوگی۔ کل سرکاری ممبر بارہ ۱۲ ہونگے۔ جن میں سے سات عہدیدار جو مشترکہ امور کی انجام دہی کے لئے مقرر ہوں گے۔ جیسے چیف سیکرٹری برائے ہائی کمشن فنانشل سکرٹری۔ اقتصادی مشیر۔ مشیر قانونی۔ پوسٹ ماسٹر جنرل۔ ڈائرکٹر ذرائع آمد و رفت اور کمشنر کسٹم تین ممبر گورنروں کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔ ہر گورنر ایک نمائندہ نامزد کرے گا۔ اور دو نمائندے بحیثیت مجموعی ہائی کمشن نامزد کرے گا۔ غیر سرکاری ممبر حسب ذیل نسبت سے ہوں گے۔ یورپین چھ چھ علاقہ کی کونسلوں کی طرف سے منتخب ہونگے۔ انڈین چھ یہ بھی علاقہ کی کونسلوں کی طرف سے منتخب ہوں گے۔ افریقن کی نمائندگی کے لئے چھ ممبر مقرر ہوں گے۔ اور جسقدر زیادہ تعداد میں ممکن ہو سکے گا۔ ان چھ میں سے افریقن ہی ہائی کمشن کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔ ہر ایک علاقہ میں سے دو ممبر لئے جائیں گے جو افریقن مفاد کے لئے بطور ٹرسٹی ہوں گے۔ عربوں کے حقوق کی نمائندگی و حفاظت کے لئے دو ممبر ہائی کمشن نامزد کرے گا۔ چار اور ممبر ہائی کمشن نامزد کریگا۔ غیر سرکاری ممبروں کی کل تعداد چوبیس ۲۴ ہوگی۔ اور چونکہ ہرسہ علاقوں میں نمایاں حیثیت رکھنے والی اقوام انڈین۔ افریقن اور یورپین ہیں۔ اس لئے ہرسہ اقوام کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ تاکسی ایک قوم کے حقوق میں دوسری قوم مداخلت نہ کر سکے۔ اور اس کے مفاد کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ نمائندگی میں مساوات کا اصول اس لئے بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ بظاہر نظر کوئی اور ایسا اصول اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے مختلف قوموں کے حقوق کے توازن کو صحیح طور پر قائم رکھا جا سکے۔

مرکزی سیکرٹریٹ چونکہ نیروبی میں ہوگا اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ مرکزی اسمبلی کی جائے انعقاد نیروبی ہو۔ لیکن قرطاس ابیض میں اس امر کی بھی تصریح کی گئی ہے۔ کہ دوسرے علاقوں میں بھی گاہے گاہے اس اسمبلی کا اجلاس ہو سکے گا۔

ایگزیکٹو کونسل

ایگزیکٹو کونسل میں وہ آفیسرز شامل ہوں گے۔ جن کے سپرد مشترکہ امور کی نگرانی ہوگی۔ لیکن اس کونسل کے ممبروں کی تعداد پانچ تک ہوگی۔ اس کونسل کے ساتھ مختلف مشاورتی بورڈ ہوں گے۔ جن میں ہرسہ علاقوں کی پبلک میں سے اور اسمبلی کے نمائندوں میں سے اور آفیسرز شامل کئے جائیں گے۔ امور مشترکہ امور کی انجام دہی کے لئے یہ کونسل معہ اپنے مشاورتی بورڈوں کے ذمہ وار ہوگی۔

قرطاس ابیض کی تجاویز پر تنقید

یہ وہ تجاویز ہیں جو ملک معظم کی حکومت نے مشرقی افریقہ اور انگلستان میں بیک وقت شائع کیں۔ اگرچہ کولونیل آفس محکمہ نوآبادیات نے اسکی اشاعت کے ساتھ ہی اس بات کی وضاحت کر دی تھی۔ کہ ان تجاویز کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ پبلک کی رائے اور تنقید کا علم ہو سکے۔ اور ان تجاویز کے فوائد و نقائص سے آگاہ ہو سکے۔ اور اس لحاظ سے یہ ضروری نہیں کہ من و عن یہی تجاویز حکومت برطانیہ نافذ کر دے۔ تاہم نہ صرف مشرقی افریقہ میں بلکہ انگلستان اور ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے پریس میں ان تجاویز پر خوب بحث و تمحیص کر کے ان کے حسن و قبح کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ علی الخصوص مشرقی افریقہ کے پریس میں اسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یورپین۔ انڈین اور افریقن ہرسہ اقوام مشرقی افریقہ کے مختلف شہروں اور مرکزی مقامات میں جلسے کانفرنسیں کر کے مختلف قسم کے ریزولیوشنز وغیرہ پاس کر کے اپنی رائے سے حکومت کو مطلع کر رہے ہیں۔

یورپین کا طریق عمل

سب سے پہلے یورپین نے قدم اٹھایا اور کینیا لیجسلیٹو کونسل کے یورپین غیر سرکاری نمائندوں کے لیڈر مسٹر الفرڈ ونسنٹ نے ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے نامزد یورپین ممبروں کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ یہ تجاویز یورپین کمیونٹی کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ ان کی ہر رنگ میں منظم طور پر مخالفت کی جائے۔ چنانچہ کینیا کے آبادکاروں اور کونسل کے ممبروں نے جگہ بجگہ پھر کر یورپین کمیونٹی کو اس بات کے لئے آمادہ کیا۔ کہ وہ بیک زبان ان تجاویز کی مخالفت کرے اور متفقہ ریزولیوشنز پاس کر کے نفرت کا اظہار کرے۔ مختلف مواقع پر یورپین کمیونٹی کے لیڈروں نے ان تجاویز کی مخالفت کرتے ہوئے جو کچھ کہا اور جن خیالات کا اظہار کیا۔ اس سے یورپین آبادکاروں کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اور اس بات کا انتہائی افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ وہ خطرناک جنگ جس نے ساری دنیا کو ایک لمبے عرصہ تک عذاب الیم میں مبتلا رکھا۔ اور امید کی جاتی تھی کہ اب قومیں ایک دوسرے کے مفاد کی حفاظت کرنے کی کوشش کرینگی۔ کینیا کی یورپین کمیونٹی نے اس امید کو پورا کرنا تو ایک طرف رہا الٹا مشرقی افریقہ کے بین الاقوامی تعلقات کو خراب کرنے کے لئے ایک بہت بڑا مواد تیار کر دیا ہے۔

یورپین کا افسوسناک رویہ

مثلاً ان لوگوں کا یہ کہنا کہ کیا یہ ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ اور افریقن میں ایشیائی تہذیب و تمدن نفوذ کرتا جائے۔ حالانکہ ہم اور صرف ہم ہی افریقن کے لئے بطور ٹرسٹی ہیں۔ ...... مجوزہ تجاویز کی رو سے گورنرز ہندوستانی اثر کے ماتحت ہوں گے۔ کیونکہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں کافی حد تک تجارت ہے اسی طرح ان کی آبادی یورپین سے بہت زیادہ ہے۔ پھر یہ بات حد امکان سے باہر نہیں۔ کہ جونہی ہندوستان کو آزادی مل گئی مشرقی افریقہ کے ہندوستانی ایک بیرونی قوم کی حیثیت حاصل کر لینگے۔ اس صورت میں ان کو مستقل طور پر مساوات کے اصول کے ماتحت برابر کی نمائندگی دے دینے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان کو یورپین کے ساتھ ہمیشہ

کے لئے ایک جیسا درجہ دے دیا گیا ہے۔ علاقہ کی کونسل میں یورپین نمائندوں کی اکثریت مرکزی اسمبلی میں جاکر صرف دو نمائندوں میں محدود ہو جائے گی اور چونکہ ٹانگانیکا و یوگنڈا کو ملا کر نمایاں حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ کینیا کے یورپین آبادکاروں کی پوزیشن کو سخت دھکا لگے گا۔"

اسی طرح ان کانفرنسوں میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ ہندوستانیوں کی آمد کو مستقل طور پر روک دیا جائے یا اس قدر محدود کر دیا جائے کہ جس کے نتیجہ میں ان کے اثر و نفوذ میں اضافہ نہ ہو سکے۔ پھر یہانتک بھی ان لیڈروں نے کہا کہ ہندوستانی پبلک کے دشمن ہیں اور دشمن بھی اول نمبر کے۔ افریقن کی ترقی میں یہ لوگ روک ہیں۔ یہ تجویز کرنا کہ یورپین کے ساتھ انڈین بھی افریقن کی بہتری کے لئے بطور ٹرسٹی ہیں ایک ایسی تجویز ہے جسے ہرگز ہرگز یورپین قبول نہیں کریں گے۔ ہندوستانیوں کے مفاد کا افریقن مفاد کے ساتھ ٹکراؤ ہوگا۔ اس حالت میں یورپین کس طرح انڈین کے ساتھ مل کر ان کے حقوق کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی آبادی روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور اس بات کا خطرہ ہے کہ آبادی کے لحاظ و شمار پر کسی دن نمائندگی کا سوال اٹھایا جائے گا۔ اس لئے مساوات کے اصول کی ابھی سے روک تھام کی جائے۔ ہندوستانیوں نے اس ملک کو آباد نہیں کیا بلکہ یورپین نے اپنے روپیہ سے اس ملک کو آباد کیا ہے۔ یہ وقت ہے جبکہ ہم یورپینوں کو کھلے لفظوں میں کہہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ یورپین کالونی ہے۔ اور ہمیں حکومت خود مختاری کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ مجوزہ تجاویز کی رو سے ٹانگانیکا اور یوگنڈا جن علاقوں میں کہ ہندوستانی اثر حکومت بہت زیادہ ہے کینیا کی پوزیشن کچھ نہ رہے گی (یعنی یورپین کی) پھر کینیا کونسل کے یورپین ممبروں کے لیڈر نے اپنی تقریر کرتے ہوئے یہانتک بھی کہا کہ ہندوستان کو سنٹرل اسمبلی میں اس بات کا یقین دلا دیا گیا ہے کہ اس قرطاس ابیض کے متعلق کوئی آخری کارروائی نہ کی جائیگی۔ جب تک کہ ہندوستان کی رائے اس بارے میں نہ معلوم کر لی جائے۔ آخر اس کا کیا مطلب؟ "We are free people and should not in any circumstances be governed by India."

ہم آزاد لوگ ہیں۔ اس لئے کسی حالت میں بھی یہ مناسب نہیں کہ ہم ہندوستان کے ماتحت ہو کر رہیں۔ اور ایک غلام ملک ہماری قسمتوں میں تغیر و تبدل کرنے کا حق رکھے۔

مساوات کے اصول پر ایسٹ افریقن سٹنڈرڈ روزنامہ جو اس قرطاس کی مخالفت میں پیش پیش ہے لکھتا ہے کہ حکمرانوں کا یہ وہ قدیمی اصول ہے جس کی رو سے وہ مختلف قوموں اور ملکوں پر حکومت کرتے آئے ہیں کہ Devide and Rule اختلاف پیدا کرو اور حکومت کرتے چلے جاؤ۔ ہندوستانیوں۔ افریقن اور یورپین کو برابری کی نمائندگی دے کر حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ ان تینوں قوموں کو آپس میں لڑاتے رہیں اور خود حکومت کرتے رہیں۔ کینیا سفید نو آبادی ہے ہم کو خود مختارانہ حکومت کا حق دیا جائے وغیرہ ذالک

الغرض اس قرطاس ابیض کی ہر لحاظ سے یورپین کمیونٹی نے بالخصوص کینیا کے آباد کاروں نے مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ نہ صرف یہ غیر مناسب وقت پر شائع کیا گیا ہے بلکہ یہ ہر پہلو سے برا ہے۔ اور اس میں ایک چیز بھی ایسی نہیں جو مفید ہو۔ اور بحث کے لئے بطور بنیاد سمجھا جا سکے۔ (باقی)

احمدیت کے اثرات کے ماتحت اناجیل میں تحریف

قرآن کریم نے جس تحدی کے ساتھ اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ مع دلائل پیش کیا ہے اس کے مقابلے میں مذہبی دنیا کی کوئی آسمانی کتاب نہیں ٹھہر سکتی ان واضح دلائل میں سے جو قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے کے لئے پیش کئے ہیں ایک زبردست دلیل انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی آیت ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے ہی اس کتاب کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حفاظت دو طرح کی ہو سکتی ہے ایک لفظی اور دوسری معنوی۔ لفظی حفاظت حفاظ اور قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کے ذریعہ کی گئی۔ اور معنوی حفاظت ہر زمانے میں مجددین مبعوث کر کے کی گئی۔

موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ قرآن کریم کے منور چہرہ کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی تھی غیر مذاہب کے لوگ اور موجودہ تہذیب کے دلدادہ قسم قسم کے اعتراضات قرآن کریم پر کر رہے تھے۔ جن کے جواب میں مسلم علماء خاموشی اختیار کر کے اپنے عجز کا اظہار کر رہے تھے۔ اور اگر کوئی کچھ جواب دیتا بھی تھا تو آسمانی علوم سے محروم ہونے کی وجہ سے معترض کو ساکت نہ کر سکتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے تائید ایزدی سے نہ صرف مخالفین کے اعتراضات کو دور کیا بلکہ سینکڑوں دلائل اسلام اور قرآن کریم کی صداقت کے بیان فرمائے

اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کی آسمانی کتابیں چونکہ ایک وقت کیلئے تھیں اس لئے وقت گذر جانے پر وہ انسانی دست برد سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ اور ان میں حد سے زیادہ تحریف کر دی گئی اور آئے دن کی جاتی ہے۔

اس کے ثبوت میں سلسلہ کے علماء نے کافی مضامین تحریر کئے ہیں۔ اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے احمدیہ پاکٹ بک میں اس [illegible] کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ احمدیت کے اثرات کے ماتحت عیسائیوں میں ابھی تک تحریف کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ ملک صاحب نے عیسائیوں کی اس تازہ تحریف کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بارہ میں اور مسیح کی آمد ثانی کی علامات میں کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ انجیل مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں لکھا ہوا تھا "جگہ جگہ کال پڑیں گے۔ مری پڑے گی اور بھونچال آئیں گے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں "مری پڑے گی" کا حوالہ مسیح کے نام دیا ہے۔ عیسائیوں نے ۱۹۰۸ء کی شائع کردہ انجیل سے "مری پڑے گی" نکال دیا ہے۔ مگر لطف یہ کہ انجیل لوقا ۲۱ اردو میں ابھی تک موجود ہے ..." جا بجا کال اور مری پڑے گی" کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوقا کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ اس لئے لوقا میں تحریف نہیں کی گئی۔ اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ انگریزی انجیل میں متی ۲۴ میں اب بھی مری پڑنے کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے There shall be famines and pestilences and earth quakes

(دی بائبل مطبوعہ لنڈن ۱۹۱۷ء)

اسی قسم کے ایک اور عجوبہ کا ذکر میں کرتا ہوں۔ ملک صاحب نے پاکٹ بک میں لکھا ہے کہ ۱۸۷۰ء سے پہلے کی تمام بائیبلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ میں ہے "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ وہ فاران کی چوٹیوں سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" [illegible] اس آیت میں پیشگوئی تھی جو فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اس دن آپ کے ساتھ دس ہزار صحابہ تھے۔ مگر نئی بائیبل میں جو ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" کی بجائے "لاکھوں قدوسیوں کے ساتھ آیا" کر دیا ہے۔ چند دن ہوئے ایک

۵ انگریزی بائیبل مطبوعہ لنڈن و نیویارک جو ۱۹ دسمبر [illegible] کی شائع کردہ ہے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں ابتک یہ ذکر موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے and he came with ten thousand saints یعنی وہ دس ہزار قدوسیوں کیساتھ آیا۔ ان مثالوں سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عیسائی ابھی تک بائیبل میں تحریف کرتے جا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ یہ تحریف احمدیت کے اثرات کے ماتحت کی جا رہی ہے۔ عطاء اللہ عفی عنہ از نکین

پتہ مطلوب ہے

حال ہی میں بیت المال کی طرف سے سید علی اکبر صاحب احمدی کو جو کہ پوران ڈاکخانہ گنڈا سنگھ ضلع منٹگمری کی خدمت میں ایک خط لکھا گیا تھا جو عدم پتہ ہو کر واپس آگیا ہے اگر کسی دوست کو سید صاحب موصوف کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ تو وہ مہربانی کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دیں اور اگر خود سید علی اکبر صاحب اس اعلان کو دیکھیں۔ تو جلدی اپنے موجودہ پتہ کی اطلاع نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال)

شباکن وشفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عـ۲ اور پچاس قرص شفائی فی درجن ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۴۶ء سے ریل کم روڈ انٹر اور تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے ڈلہوزی براستہ پٹھانکوٹ کیلئے جاری ہوئے ہیں

امرتسر۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ جالندھر کینٹ۔ جالندھر سٹی۔ لاہور اور ملتان کینٹ

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے تاریخ اجرا سے چھ ماہ تک یا تیس نومبر ۱۹۴۶ء تک کیلئے (جو بھی پہلے ہو) کارآمد ہوں گے مزید تفاصیل جنرل منیجر (کمرشل)، یا متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے مل سکتی ہیں:۔

جنرل منیجر (کمرشل)

برکھائرت

برکھائرت۔ موسم برسات کے تحفے منگوانے میں دیر نہ کیجئے!

اکسیر ملیریا۔ ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں جب کہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ایک روپیہ کی ۱۶ گولیاں۔

نمک سلیمانی:۔ معدہ کو قوت دیتا اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔ بدہضمی کے ترش ڈکاروں کو روکتا ہے نہایت خوش ذائقہ ہے۔ نہایت ہی زود اثر مرکب ہے۔ تین ماہ میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

مرکب افسنتین:۔ مقوی معدہ دل و دماغ او جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کی ۲۶ مشینی گولیاں

اکسیر امراض معدہ:۔ خوراک ایک گولی پانی سے پہلی خوراک ہی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے بھوک کی کمی کھٹے ڈکار۔ جی متلانا۔ پیٹ درد وغیرہ تمام امراض معدہ کے لئے اکسیر چیز ہے ایک روپیہ کی بیس عدد مشینی گولیاں بہت سے قیمتی اور مفید اجزا کا زود اثر مرکب ہے۔

جوارش جالینوس درجہ خاص:۔ معدہ کے دائمی مریضوں کے لئے خاص نعمت ہے۔ مقوی دل و دماغ اور اعضائے رئیسہ ہے۔ قیمت ایک چھٹانک فی شیشی سوا دو روپے

مدت صلاحیت۔ پٹھوں کے لئے مقوی۔ دردوں کے لئے اکسیر ہے اصلی اور خالص صلاحیت کے لئے طبیہ عجائب گھر عرصہ سے مشہور ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ فی تولہ

اطریفل کشنیزی:۔ گرمی جلن۔ سوزش۔ گرمی کی وجہ سے سر کا درد اور چکر آنے کے لئے اکسیر چیز ہے۔ قیمت عـ۱۲ر فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

بے حد مفید — بینظیر — مقبول خاص و عام

سُرمہ جواہر والا رجسٹرڈ ٹھنڈا سرمہ۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

پانچ روپے فی شیشی — دو روپے فی شیشی

جس طرح آنکھیں خدا تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں۔ اسی طرح آپ کے سرمے آنکھوں کیلئے خاص نعمت ہیں

(چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی)

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱ — ۰ — ۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱ — ۰ — ۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۸ — ۰
نمازمترجم انگریزی	۴ — ۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۴ — ۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔	۲ — ۰
دو نوجوانوں میں فلاح پانے کی راہ	۲ — ۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۲ — ۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۲ — ۰
مختلف تبلیغی رسالے	۴ — ۰
ملفوظات امام زمان	۴ — ۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔ ۲-۸ کی کتب دو روپیہ میں دی جائیں گی۔ — عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ — طبیہ عجائب گھر قادیان کا مشہور تحفہ ہے

ضائع شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کیطرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ پیشاب کے امراض کا قلع قمع کرتی ہیں!

ہفتہ کا کورس ساڑھے تین روپے۔ دو ہفتے کا کورس چھ روپے بارہ آنے۔ ایک ماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کے لوئر گریڈ سٹاف کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ بلکہ بعض علاقوں میں زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے صوبہ بہار میں محکمہ ڈاک و تار اور ٹیلیفون کے انجنیئرنگ سٹاف نے بھی ہڑتال کر دی ہے، بمبئی میں محکمہ تار کے سات سو مزید ملازموں نے بھی ہڑتال میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مدراس اور کلکتہ میں حالت بدستور ہے۔ ریاست میسور میں سوائے میسور شہر کے باقی سب علاقوں میں ہڑتال جاری ہے۔ کل محکمہ ڈاک کی آل انڈیا فیڈریشن کا ایک خاص جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں تمام حالات پر غور کیا جائے گا۔

امرتسر ۱۵ جولائی۔ سکھ پنتھک بورڈ کے صدر سرنجن سنگھ گل ایک دو روز میں پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس سے ملاقات کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مستقل مفاہمت کے متعلق وزارتی تجاویز کے سلسلے میں کانگرس اور اکالی پارٹی میں جو کھٹ پٹ بہت اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس ملاقات میں انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بمبئی ۱۵ جولائی۔ صوبہ بمبئی کی طرف سے دستور ساز اسمبلی کے لئے امیدواروں کی نامزدگی کے کاغذات آج داخل کر دئیے گئے ہیں۔ کانگرس کی طرف سے انیس ۱۹ امیدوار کھڑے ہوتے ہیں۔

الہ آباد ۱۵ جولائی۔ یو۔ پی کانگرس پارٹی نے دستور ساز اسمبلی کے کانگرسی نمائندوں کے انتخاب کے لئے سات اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ اس کمیٹی میں پنڈت نہرو۔ پنڈت پنت۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی اور ڈاکٹر پرشوتم داس ٹنڈن بھی شامل ہیں

پراگ ۱۵ جولائی۔ ۱۸ اگست سے لیکر ۳۰ اگست تک دنیا بھر کے طلباء کی ایک کانفرنس پراگ میں منعقد ہو رہی ہے۔ آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں گے۔

مدراس ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس کی طرف سے دو کمیونسٹ بھی جنرل حلقے سے دستور ساز اسمبلی کی ممبری کے لئے امیدوار ہیں۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے گذشتہ دنوں چار کانگرسی اور چار اکالی سکھوں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے آج ان سب نے اپنے کاغذات واپس لے لئے ہیں۔ کیونکہ پنتھک بورڈ نے متفقہ طور پر پھر دستور ساز اسمبلی میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

شیلانگ ۱۵ جولائی۔ آسام اسمبلی کی یورپین پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے انتخاب میں حصہ نہ لے گی۔

پونا ۱۵ جولائی۔ آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے فیصلہ کے مطابق آج اچھوتوں نے پونا میں سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ صبح چار مرد اور دو عورتوں نے سٹی مجسٹریٹ کے حکم امتناعی کے باوجود کونسل کے احاطہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا شام کو پھر آٹھ عورتوں اور چھ مردوں نے یہی کوشش کی انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ پونا کے بازاروں میں بھی مظاہرے کئے گئے۔ جن میں گاندھی مردہ باد۔ پونا پیکٹ مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ اچھوتوں کے ایک لیڈر نے اپنے بیان میں کہا کہ ہماری سول نافرمانی وزارتی مشن اور کانگرس کی طرف سے شدید بے انصافی کرنے کے خلاف بطور احتجاج ہے۔

مادھور ۱۵ جولائی۔ محکمہ ڈاک کے ہڑتال کرنے والے ملازمین نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر کل تک حکومت نے ان کے مطالبات منظور نہ کئے تو بھوک ہڑتال بھی شروع کر دی جائے گی۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ ڈاکخانوں کی ہڑتال بدستور جاری ہے لیکن ڈاک کی تقسیم کا کام بڑی عمدگی سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ پبلک اپنی ڈاک حاصل کرنے کے سلسلے میں کافی تعاون کر رہی ہے

بمبئی ۱۵ جولائی۔ آج امریکہ سے آٹھ ہزار ٹن مکئی لے کر ایک جہاز ہندوستان پہنچ گیا ہے

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ جشن فتح کے سلسلے میں جو ہندوستانی دستے لنڈن گئے تھے۔ ان کی یورپ کے مختلف شہروں میں بڑی آؤ بھگت کی گئی تھی۔ دستوں کے افسروں نے اس سلسلے میں سب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

لدھیانہ ۱۴ جولائی۔ پوسٹ ماسٹر لدھیانہ نے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے زیر ہدایت محکمہ ڈاک اور تار کے ہڑتالی سٹاف کو ملازمت سے معطل کر دیا ہے

کشور گنج (آسام) ۱۴ جولائی۔ بریلی میل کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہے۔ ڈاکوؤں نے خطرے کی زنجیر کھینچ کر گاڑی کھڑی کر دی۔ اور اسباب کے ڈبوں میں سے سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔ گذشتہ چند مہینوں میں اس علاقہ میں چلتی گاڑی پر ڈاکہ کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔

حیدر آباد دکن ۱۴ جولائی۔ ایک عظیم الشان جلسہ میں خواتین کی طرف سے مسٹر محمد علی جناح کی خدمت میں تیرہ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ اور حصول پاکستان کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کا یقین دلایا گیا۔

بیت المقدس ۱۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ فلسطین میں کچھ اور برطانوی فوج پہنچنے والی ہے۔ برطانوی حکومت نے امریکہ سے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی فوج کے کچھ دستے بھیجے۔ اس سے اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ فلسطین میں ایک لاکھ یہود کو آباد کرنے کی تجویز منظور کر لے گا۔

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں عازمین حج کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ جب تک انہیں زرد دیکھنی کارڈ نہ مل جائیں۔ وہ اپنے گھروں سے روانہ نہ ہوں۔ یہ کارڈ ہر عازم حج کو ساتھ لے جانا چاہیئے۔ اس کے بغیر اسٹیمر کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

پونا ۱۴ جولائی۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا پوسٹمین و لوئر گریڈ سٹاف یونین نے ایک بیان میں کہا کہ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہ کئے جائیں گے ہڑتال بند نہ ہو گی۔ اگر ہڑتال طول کھینچتی ہے۔ تو اس کے نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ سرکاری حلقوں میں اس امر پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ سرکاری افسروں پر مشتمل موجودہ انگزیکٹو کونسل کو اہم معاملہ کے متعلق فیصلہ کرتے وقت مسلم لیگ اور کانگرس سے مشورہ کر لینا چاہیئے اس مشورہ کی عملی صورت کے متعلق ایک تجویز یہ ہے کہ دونوں پارٹیاں اپنی خاص نمائندہ کمیٹیاں اس مقصد کے لئے مقرر کر دیں۔

لاہور ۱۴ جولائی۔ سونا ۹۲/۸/- چاندی ۱۵۹/۷/- پونڈ ۶۵/-/- امرتسر سونا ۹۶/-

پونا ۱۴ جولائی۔ راشننگ ڈیپارٹمنٹ کے دو اعلیٰ افسروں کو رشوت ستانی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لدھیانہ ۱۴ جولائی۔ آتشزدگی کے ایک خوفناک واقعہ کی وجہ سے قریباً دو لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا ہے بیس ہزار روپے کے صرف کرنسی نوٹ تھے۔ جو جل کر راکھ ہو گئے۔

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ اتحادی ریلیف کمیٹی نے چین کو کسی قسم کی خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور چین کو مطلع کیا ہے کہ چین کو صرف اسی صورت میں خوراک مہیا کی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے ملک سے بلیک مارکیٹ ختم کر دے

بمبئی ۱۴ جون۔ کپڑے کی ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں نے ڈاکخانوں کی ہڑتال سے اظہار ہمدردی کرنے کے لئے ایک دن کی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے

نئی دہلی ۱۴ جولائی یہ توقع غلط ثابت ہوئی ہے۔ کہ جولائی کے دوسرے ہفتہ میں عارضی حکومت کے قیام کے لئے بھر گفت و شنید شروع کر دی جائے گی۔ سیاسی حلقوں کے خیال میں یہ گفت و شنید ستمبر کے پہلے ہفتہ سے قبل شروع نہ ہو سکے گی۔ اور اب کے تمام اختیار لارڈ ویول وائسرائے ہند کے ہاتھ میں نہیں ہوں گی۔ بلکہ وائٹ ہال لنڈن اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔

پیرس ۱۴ جولائی وزرائے خارجہ کی کانفرنس آج ختم ہو گئی۔ تمام وزراء واپس جا رہے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے روانگی سے قبل ایک بیان میں کہا۔ کہ کانفرنس کامیاب رہی ہے

بمبئی ۱۴ جولائی امریکن جنگی محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن جہاز ایک لاکھ ٹن اناج لیکر